رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۹ ر رجب ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۸ ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۹۳

اچھوت اقوام مساوی درجہ دینے والے مذہب کی تلاش میں

مسلمانوں کیلئے نہایت اہم موقعہ

فرقہ وارانہ فیصلہ میں جب اچھوت اقوام کو علیحدہ اقلیت قرار دیا گیا۔ تو ہندوؤں میں کہرام مچ گیا۔ اور گاندھی جی نے اسے منسوخ کرانے کے لئے فاقہ کشی شروع کر دی۔ چونکہ یہ استرداد بغیر اچھوت اقوام کی رضامندی کے ہو نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ہندو لیڈروں نے اچھوت اقوام کے مشہور لیڈروں پر ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے۔ اور بالآخر اپنی ہوشیاری اور اچھوت اقوام کی سادگی اور عقیدت مندی کے باعث کامیاب ہو گئے۔ ان سے کچھ وعدے کئے گئے۔ انہیں کچھ نہ کچھ انسانیت کا درجہ دینے۔ اور ان کے جذبات و احساسات کا لحاظ رکھنے کے اقرار کئے گئے۔ اور گاندھی جی نے یہ وعدے پورے کرانے کا ذمہ لیا۔ اس طرح فرقہ وارانہ فیصلہ میں ہندوؤں نے اپنی منشا کے مطابق ترمیم بھی کرا لی۔ گاندھی جی کی ہٹ بھی پوری ہو گئی۔ لیکن بیچارے اچھوت جیسے تھے۔ ویسے ہی رہے۔ دوسرے ہندو تو پہلے جو کچھ کہہ رہے تھے مطلب براری کے لئے کہہ رہے تھے۔ لیکن حیرت ہے کہ گاندھی جی نے بھی بالکل آنکھیں پھیر لیں اچھوت ادھار کے نام سے لاکھوں روپیہ جمع کرنے کے بعد ایسے خاموش ہو گئے ہیں کہ ان کا کوئی پتہ و نشان ہی نہیں ملتا۔

اس افسوسناک طریق عمل کا اچھوت اقوام پر جو اثر ہو سکتا ہے۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ اور ضلع ناسک کے ایک مقام میں اچھوت اقوام کے نمائندوں نے بہت بڑی تعداد میں جمع ہو کر جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وہ بالکل قدرتی ہیں۔ اخبارات میں جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ وہ مظہر ہیں کہ بمبئی پریزیڈنسی دلت کانفرنس نے ۱۳ر اکتوبر کو اپنے اجلاس میں جس میں دس ہزار اشخاص شریک ہوئے۔ اتفاق رائے سے یہ قرارداد پاس کی ہے۔ کہ:-

"اچھوت اقوام ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہو جائیں۔ اور کسی ایسے مذہب میں شامل ہوں جس کی طرف سے انہیں مساوی درجہ۔ اور مساوی سلوک کا اطمینان دلایا جائے"۔

یہ قرار اچھوت اقوام کے مشہور لیڈر ڈاکٹر امبیدکر کے مشورہ سے پاس کی گئی۔ صدر نے اس موقعہ پر نہایت پُرزور اور بے حد مؤثر تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"ابھی تک ہم ہندوؤں کے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے اب مزید روپیہ اور طاقت ضائع کرنا بے سود ہے۔ میں اس سوال پر اچھی طرح غور و خوض کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ ہندو دھرم کے حلقہ سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ جہاں ہمیں مساوات دینے سے انکار کیا جائے وہاں ہم اپنی جدوجہد بند کر دیں۔ چونکہ ہم بدقسمتی سے اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں۔ اس لئے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے اگر ہم کسی اور فرقہ کے ممبر ہوتے۔ تو کسی کو ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی جرأت نہ ہوتی"۔

اس مشورہ کی ضرورت اور اہمیت اس قدر واضح ہے۔ کہ کوئی شخص جسے اچھوت اقوام سے ہندوؤں کے سلوک کا تھوڑا بہت بھی علم ہے۔ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر امبیدکر نے اپنی عقلمندی کا ثبوت اس طرح دیا۔ کہ ایسا مذہب جو اچھوت اقوام کو مساوی درجہ دے سکے۔ اس کا انتخاب اپنی اقوام کے لوگوں پر چھوڑ دیا۔ ان کے لئے یہی مناسب تھا۔ کہ ایک اتنی بڑی ذمہ داری جو نہ صرف اس دنیا سے بلکہ مرنے کے بعد کی زندگی سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ بطور خود نہ اٹھاتے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ عام لوگ ایسے اہم امور کے متعلق صحیح فیصلہ کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اس لئے سمجھدار اصحاب کو اس بارے میں خود قدم آگے بڑھانا چاہیئے۔ اور مذہب کے متعلق پوری تحقیق و تدقیق کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی قوم کے لئے کونسا مذہب قابل قبول ہو سکتا ہے اور کس مذہب میں یہ امتیاز پایا جاتا ہے۔ کہ وہ قومی اور نسلی تفریق کو لعنت قرار دے کر تمام انسانوں کو ایک درجہ دیتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم مسلمان لیڈروں اور اسلام کو بہترین مذہب یقین کرنے والوں سے گزارش کریں گے کہ وہ متفقہ طور پر اچھوت اقوام کے لیڈروں کو دعوت دیں۔ کہ وہ اسلام کے متعلق غور و فکر کریں۔ اس کے لئے ہر ممکن آسانی اور ہر ضروری سامان مہیا کر کے ان کے سامنے رکھا جائے۔ اور پوری سرگرمی و کوشش سے انہیں اسلام کا مطالعہ کرنے کے لئے موقعہ بہم پہونچایا جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر اچھوت اقوام کے لیڈروں کے سامنے اس وقت جبکہ وہ خود ایک ایسے مذہب کی تلاش میں ہیں۔ جو انہیں مساوی سلوک اور مساوی درجہ پیش کر سکے۔ اسلام اپنی اصل شکل میں پیش کیا جائے۔ اور اس گئی گزری حالت میں بھی مسلمانوں کا وہ طریق عمل ان کے سامنے رکھا جائے۔ جو نومسلموں کے متعلق ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسلام ان کے دلوں میں گھر نہ کرے۔ اور وہ اسلام میں داخل ہو کر نہ صرف اپنی کایا پلٹنے میں کامیاب ہو جائیں

بلکہ مسلمانوں کے لئے قوت بازو بن کر سیاسیاتِ ہند میں عظیم الشان تغیر پیدا کریں ؛

پس مسلمانوں کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاکر اچھوت لیڈروں کو نہایت محبت اور اخلاص کے ساتھ دعوت دینی چاہیئے کہ وہ اسی نقطۂ نگاہ سے جو انہیں کسی مذہب کے قبول کرنے کی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ اسلام کا مطالعہ کریں۔ اور پھر اس کے لئے سامان مہیا کرنے چاہئیں۔ لیکن یہ سب کچھ متحدہ طور پر ہونا چاہیئے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ خدمت بخوشی اور بعمدگی ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ مسلمان اسی طرح یہ کام اس کے سپرد کریں۔ جس طرح علاقہ ملکانہ میں ارتداد کا مقابلہ کرنے کی خدمت جماعت احمدیہ کے سپرد کی گئی تھی۔ یا اگر کوئی اور پارٹی اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہے۔ تو اس کے حوالے کر دیا جائے۔ مگر جو کچھ ہو۔ متفقہ طور پر ہو۔ تاکہ آپس کی کشمکش اچھوت اقوام کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بن جائے ؛

اچھوت اقوام میں اپنے لئے نئے مذہب کی خواہش جس زور سے پائی جاتی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ڈاکٹر امبیدکار کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو انہوں نے بھرے جلسے میں کہے۔ اور جن سے دس ہزار افراد نے اتفاق کیا۔ انہوں نے کہا:-

" ہم اب اپنی غلطیوں کی تلافی کرینگے بدقسمتی سے میں اچھوت کا لیبل ساتھ لے کر پیدا ہوا۔ یہ میرا قصور نہیں۔ لیکن میں بطور ہندو کے نہیں مروں گا۔ کیونکہ یہ میرے اختیار میں ہے"؛

ان الفاظ سے وہ حقیقی خواہش پوری طرح عیاں ہے۔ جو اچھوت اقوام میں ہندو دھرم سے علیحدگی اور کسی اور مذہب کی تلاش کے متعلق پائی جاتی ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جس کا مسلمانوں کو نہایت سرگرمی کے ساتھ استقبال کرنا چاہیئے۔ کیا وہ نہ صرف اسلام کے متعلق بلکہ اپنی دنیوی ترقی کے متعلق بھی اس موقعہ پر اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش نہ کریں گے ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵، ۱۶؍ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	ضلع
۱	جہانگیر خان صاحب	ضلع فیروزپور
۲	محمد مسلم صاحب	ضلع مین پور
۳	شیخ عبد العلیم صاحب	بنگال
۴	شیخ مجید صاحب	بنگال
۵	" زبید صاحب	"

دین کے لئے قربانی کا قابلِ تعریف جذبہ

ایک احمدی کا اخلاص نامہ

احرار اشرار کی طرف سے ایک عرصہ سے مشہور کیا جا رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے پچاس فیصدی سے زائد افراد احمدیت سے علیحدگی اختیار کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اور جو باقی ہیں ان کا آئے دن کے چندوں نے کچومر نکال دیا ہے۔ اور اب ان میں دینے کے لئے کچھ باقی نہیں رہا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جب سے احرار نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی شروع کی ہے۔ جماعت اخلاص اور ایثار میں پہلے سے بہت ترقی کر گئی ہے۔ اور قربانی کی روح زیادہ جوش کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ ذیل کے خط سے ظاہر ہے:-

میرے مقدس آقا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:-

غالباً حضور والا تحریک جدید کے دوسرے سال کے واسطے کوئی سکیم جماعت کے لئے تجویز فرمائیں گے۔ سب سے پہلی جماعت جو حضور کے مطالبات پر لبیک کہتی ہے۔ وہ مدینۃ المسیح کی جماعت ہے۔ جی چاہتا ہے۔ کہ جب حضور والا جماعت کے سامنے کوئی سکیم رکھیں۔ تو سب سے پہلے میں لبیک کہوں۔ مگر بُعد مانع ہے۔ اس لئے قبل از وقت عرض کرتا ہوں۔ کہ حضور والا جو بھی حکم فرمائیں گے۔ مجھے بسر و چشم منظور ہو گا اور ابھی سے کہتا ہوں۔ لبیک لبیک یا امام لبیک

حضور کا ادنےٰ خادم

غلام قادر احمدی ضلع ڈیرہ غازی خان

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف نگرانی کی سماعت ہائیکورٹ میں

مولوی عطاء اللہ صاحب کے مقدمہ میں مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں جو نگرانی کی درخواستیں پیش ہیں۔ ان کی سماعت کے لئے ۲۱ اکتوبر کی تاریخ مقرر ہوئی ہے ؛

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ صاحبہ بعارضہ اختلاج القلب بیمار ہیں۔ احباب سے دردمندانہ دل سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عظیم الرحمٰن کارکن بیت المال قادیان (۲) اہلیہ ولی محمد صاحب میر مرحوم کئی دنوں سے کان کے درد میں مبتلا ہیں۔ اور عنقریب اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد الرحمٰن مولوی فاضل قادیان

اہلِ درد

مرحبا اے شاعرِ ملت زبانِ اہلِ درد — سیدی مختار احمد اے نشانِ اہلِ درد
اے جزاک اللہ تری طرزِ نگارش جانفزا — کھینچکر رکھدی ہے روحِ بوستانِ اہلِ درد
اک نئی دنیا بنا ڈالی زفضلِ کردگار — تو نے دکھلائی ہے کیسی آن بانِ اہلِ درد
خوف سے خالی خدا کے فضل کے امیدوار — نرغۂ اعدا میں اللہ رے یہ شانِ اہلِ درد

رائگاں جائیگی کب آہ و فغانِ اہلِ درد — رنگ لائے گی یہ چشمِ خوں فشانِ اہلِ درد
الحذر اے چیرہ دستو الحذر سنگیں دلو — نوحؑ کا طوفاں ہے یہ اشکِ روانِ اہلِ درد
جھانکتی ہے عرش کے غرفوں سے لیلائے اثر — جب نکلتا ہے سحر دم کاروانِ اہلِ درد
دردمندوں سے جو ہمدردی ہے تجدیدِ دوں کا درد — اے جفا پیشہ! ہے یہ تاب و توانِ اہلِ درد

اخترِ درد آشنا کے دل نے بھی کھائی ہے چوٹ
یہ تڑپ اٹھتا ہے سنکر داستانِ اہلِ درد

سید اختر احمد احمدی۔ بی۔ اے آنرز اورینوی

احمدیت کے مقابلہ میں مخالفین کا یہودیانہ طریق عمل

نئی اور پرانی کتابوں میں تغیر و تبدل

قرآن کریم میں یہود کے متعلق آتا ہے۔ کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ۔ یعنی وہ ان کلمات کو جنہیں اپنی منشاء کے خلاف سمجھتے یا تو نکال ہی دیتے۔ یا تحریف کر دیتے یہی بات اس وقت احمدیت کے مخالفین میں پائی جاتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب دیکھا۔ کہ ان کی تفسیر میں بعض باتیں ایسی ہیں۔ جو ہیں تو صحیح۔ لیکن احمدی انہیں بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ تو اپنی تفسیر کے دوسرے ایڈیشن سے لے کر بعد کے تمام ایڈیشنوں میں بعض مقامات میں تحریف کر دی۔ اور بعض کو نکال دیا۔ پھر اسی پر ہی بس نہیں۔ غیر احمدی مولوی تحریف شدہ حوالوں کو پیش کر کے احمدیوں پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ غلط باتیں مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بعض لوگ احمدیہ پاکٹ بک میں سے مقدمہ تفسیر ثنائی کے دو حوالے پیش کیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے :-

"نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں۔ وہاں یہ بھی ہے۔ کہ کاذب مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔" (مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۷)

مگر اس حوالہ کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے مقدمہ میں سے نکال دیا ہے :-

دوسرا حوالہ یہ ہے۔ کہ :-

"واقعات گذشتہ سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں دکھائی ... الخ"

اس کو بھی جماعت احمدیہ کی دن دوگنی اور رات چوگنی سرسبزی دیکھ کر مولوی صاحب نے اپنی تفسیر سے نکال دیا۔

اور بھی ایسے حوالے خواہ وہ احادیث سے ہوں۔ یا دیگر کتب سے مخالفین نے نکال دیئے ہیں۔ اور نکالتے جاتے ہیں۔ یا پھر الفاظ تبدیل کر دیئے ہیں۔ مثلاً تفسیر محمدی مصنفہ حافظ محمد لکھوکے والے جلد ۱ صفحہ ۳۲ میں لکھا تھا :-

"جو ہیں پیغمبر گزرے سارے زندہ رہیا نہ کوئی"۔ چونکہ اس حوالہ سے وفات مسیح کے عقیدہ کی تائید ہوتی ہے۔ اس لئے اس شعر کو حذف کر دیا گیا۔ اور آج کل کے ایڈیشنوں کو پیش کر کے کہتے ہیں۔ کہ بتاؤ کہاں لکھا ہے حالانکہ تفسیر محمدی جلد ۱ صفحہ ۳۲ مطبوعہ ۱۳۰۵ھ جو قادیان کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس میں یہ شعر موجود ہے :-

صحیح بخاری میں وفات مسیح کے متعلق حضرت ابن عباس کا مذہب متوفیک اے ممیتک موجود تھا۔ مگر ہندوستان کی چھپی ہوئی بخاری میں دست درازی کرتے ہوئے مولویوں نے ان الفاظ کو نکال دیا ہے۔ حالانکہ پرانی مصری بخاری میں یہ الفاظ موجود ہیں :-

پھر شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۹ مصری میں یہ الفاظ موجود ہیں۔ لو کان عیسٰی حیا لما وسعہ الا اتباعی۔ مگر غیر احمدی علماء نے اس حدیث میں یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مطابق یہودیانہ خصلت کو پورا کرنے کے لئے تحریف کر دی ہے۔ چنانچہ شرح فقہ اکبر کا جو نسخہ ہندوستان میں چھپا ہے۔ اس میں انہوں نے بجائے "عیسٰی" کے "موسٰی" کر دیا ہے :-

پس تمام احمدی بھائیوں کو ان مولویوں کے دھوکہ سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آج کل ان باتوں کو اور خصوصاً تفسیر ثنائی کے حوالوں کو مولوی پیش کرتے رہتے ہیں۔ ان تمام کتب کے وہ ایڈیشن جن میں یہ حوالے موجود ہیں۔ صادق لائبریری قادیان میں موجود ہیں :-

پھر آج کل مولوی صاحبان یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ کہ علامہ ابن تیمیہ بھی وفات مسیح کے قائل تھے۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ غیر احمدی مولوی علامہ ابن تیمیہ کی کتاب "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" صفحہ ۲۸۳ کی عبارت پیش کر کے کہتے ہیں۔ کہ وہ تو حیات مسیح کے قائل تھے۔ مگر یہ غلط ہے۔ جہاں سے حوالہ نقل کیا ہے۔ وہاں اس بحث کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں تھا۔ کہ مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔ بلکہ وہ تو اسی کتاب کے صفحہ ۲۸۱ پر زیر آیت فلما توفیتنی اپنے عقیدے کو صاف طور پر واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فاخبر عن المسیح انہ لم یقل لھم الا ما امرہ اللہ بہ بقولہ ان اعبدوا اللہ ربی و ربکم وکان علیھم شھیدا ما دام فیھم و بعد وفاتہ کان اللہ الرقیب علیھم۔ یعنی اس آیت میں حضرت مسیحؑ کے متعلق خبر دی ہے۔ کہ اس نے وہ کچھ اپنی قوم کو کہا ہے۔ اور تعلیم دی ہے جو اللہ نے ان کو حکم دیا تھا۔ جو ان کے اس قول سے ثابت ہے۔ کہ تم عبادت کرو میرے اور اپنے رب کی۔ اور وہ ان کے نگہبان رہے۔ جب تک ان میں رہے۔ لیکن ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ ہی ان کا نگہبان ہے :-

اس حوالہ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ علامہ ابن تیمیہ وفات مسیح کے قائل تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جھوٹ کا الزام دینے والے خود جھوٹے ہیں۔ خاکسار محمد صدیق۔ امرتسری

آیات قرآنیہ کا نزول بذریعہ الہام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ التحیۃ والسلام کے الہامات پر مخالفین اور مکذبین کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے کلام الٰہی اور احادیث نبویہ اور اقوال بزرگاں پر غور نہیں کیا ہوتا اگر ان کے دل میں خوف خدا ہو۔ تو قرآن کریم کی روشنی میں حضور علیہ السلام کے الہامات کو دیکھتے۔ اور قرآنی معیار پر ان کو پرکھتے۔ نیز اپنے بزرگان دین کا مذہب ہی مطالعہ کرتے :-

اصل بات یہ ہے۔ کہ ان کے قصر عقائد میں تزلزل آ چکا۔ اور ستون مرکز ثقل سے پرے ہٹ چکا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر اعتراضات نہ کرتے۔ آج ہم پھر ان لوگوں کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ جو یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ :- مرزا صاحب پر آیات قرآنیہ کیوں الہام ہوئیں۔

حضرت عبد اللہ غزنوی علیہ الرحمۃ جو بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ ان کی سوانح حیات عبد الجبار صاحب غزنوی۔ اور مولوی غلام رسول صاحب قلعوی نے لکھی ہے۔ اس میں حضرت عبد اللہ رحؒ کے غالباً پچاس الہامات صفحہ ۱ لغایت صفحہ ۱۲ ایسے ہیں۔ جو تمام قرآنی آیات ہیں۔ منجملہ چند الہامات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

(۱) "فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون"۔ (ص۱)

(۲) "وانہ عندنا لمن المصطفین الاخیار" (ص۱)

(۳) "ان ھو عبد انعمنا علیہ" (ص۱)

(۴) "فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین" (ص۱) (۵) ولئن اتبعت اھواءھم بعد الذی جاءک من العلم ما لک من اللہ من ولی ولا نصیر" (ص۱۷)

(۶) فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ" (ص۳۹) (۷) ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا" (ص۲) (۸) "واما من خاف مقام ربہ" (ص۲) (۹) "وأمر بالمعروف وانہ عن المنکر" (ص۱۱) (۱۰) "ولسوف یعطیک ربک فترضی" (ص۱۱) تلک عشرۃ کاملۃ

اس کتاب میں جو حضرت عبد اللہ غزنوی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات کا حصہ ہے۔ ایک مکتوب "حسین" نامی شخص کی طرف ہے جس میں حضرت ممدوح لکھتے ہیں :-

آج مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ انت منی وانا منک (ص۱۰۱) کیا یہ الہام ان لوگوں کے لئے درس عبرت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انت منی وانا منک کے غلط معانی بیان کر کے اعتراض کرتے ہیں۔ خاکسار محمد عبد العزیز فاروقی

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

احمدی جماعتوں کا قابل تعریف اخلاص اور مالی قربانی

دینی تعلیم و تربیت کا انتظام احمدیت میں اصحاب کی شمولیت

میں نے گذشتہ رپورٹ ۱۲ اپریل کو لیگوس سے لکھی تھی۔ اس کے پانچ ہفتے بعد میں وہاں سے گولڈ کوسٹ میں آ گیا۔ اب یہ رپورٹ گولڈ کوسٹ سے اس وقت لکھ رہا ہوں۔ جبکہ میں لیگوس واپس جانے کی تیاری میں ہوں۔ چونکہ مولوی نذیر احمد صاحب اب گولڈ کوسٹ میں آ رہے ہیں۔ لہذا میں اب مستقل طور پر لیگوس میں ہی ٹھہروں گا۔

اسلام کی کامیابی کی اہمیت

مغربی افریقہ کی تین کالونیز میں اس وقت تک احمدی مبلغین نے فریضۂ تبلیغ سرانجام دیا ہے۔ سب سے تھوڑا عرصہ سرالیون میں اس سے زیادہ نائیجیریا میں۔ اور سب سے زیادہ گولڈ کوسٹ میں۔ یہ تینوں علاقے الگ الگ طور پر اتنے وسیع ہیں۔ کہ ان میں علیحدہ علیحدہ بھی ایک ایک مبلغ بالکل ناکافی ہے۔ بالخصوص جبکہ کام کے وسائل بھی ایسے کمزور ہیں۔ کہ ظاہر بین نظر ان وسائل کو دیکھ کر ہندوستان سے اتنی دور آ کر کام کرنا ایک مجنونانہ حرکت خیال کرے گی۔

اس کے مقابلہ میں عیسائیوں کا یہ حال ہے کہ چار پانچ ہزار نفوس کی آبادی کا کوئی قصبہ نہیں۔ جہاں ان کا منا دبلکہ پادری موجود نہ ہو۔ اور ان کے وسائل کا تو کیا کہنا۔ مال ان کے پاس۔ رعب اور دبدبہ ان کے پاس۔ اور حکومت ان کی۔ اندریں حالات اسلام کو جو کامیابی ہو رہی ہے۔ وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اسلام کی صداقت کا نتیجہ ہے۔

ملک معظم کی جوبلی کی تقریب

سابقہ رپورٹ کے بعد لیگوس کے دوران قیام میں اہم واقعات میں سے ایک بادشاہ معظم کی پچیس سالہ جوبلی کا منانا تھا۔ میں نے تین دن تک اس موقعہ پر اپنے مکان پر چراغاں کیا۔ اور احمدیوں کا ایک خاص جلسہ کر کے دولت برطانیہ کے متعلق ایک لیکچر دیا۔ جس میں حکومت کی پالیسی متعلق آزادیٔ مذہب پر روشنی ڈالتے ہوئے اس حکومت کو دیگر حکومتوں سے بہترین حکومت ثابت کیا۔ اور بنگالہ کی دلجوئی کی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ اور دربار دہلی کے موقعہ پر بادشاہ معظم نے پوری فرمائی۔ اسی طرح جنگ عظیم کی پیشگوئی تھی جو اسی بادشاہ کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ ان کا مفصل ذکر کیا۔ بالآخر ملک معظم اور ملکہ کے واسطے دعا کی گئی۔ اس کارروائی کی رپورٹ اور لیکچر کا مختصر خلاصہ لیگوس کے ایک معتبر اخبار نائیجیرین ڈیلی ٹائمز میں شائع ہوا۔ جوبلی کے موقعہ پر ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب کو جوبلی میڈل ملا۔

اڑھائی ہزار پونڈ سے ایک قطعۂ زمین خریدا گیا

دوسری اہم بات یہ ہے کہ جب سے جامع مسجد کا فیصلہ ہمارے خلاف ہوا ہے ہم کوشش کر رہے تھے۔ کہ اپنی مسجد میناروں والی تعمیر کی جائے۔ (اس ملک میں مساجد کے مینار نہیں بنائے جاتے) اس کے لئے سب سے پہلی ضرورت زمین کی تھی۔ لیگوس میں ساری زمینیں حکومت کی ہیں۔ جو ایک خاص بورڈ کے سپرد ہیں۔ اور وہ ان کو تجارتی اصول پر فروخت کرتا ہے۔ ہمیں مسجد مشن ہاؤس اور سلسلہ کی دیگر ضروریات کے واسطے ایک بہت بڑے قطعہ کی تلاش تھی۔ آخر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا۔ اس نے اس عاجز کی کوششوں کو بارور کیا۔ اور ہمیں ۲۸۰۰ مربع گز زمین کا ایک نہایت باموقعہ قطعہ حکومت نے دینا منظور کر لیا۔ اور قیمت میں بھی ۳۰۰ پونڈ کی رعایت دے دی۔ سب سے بڑی کوشش اور ہمدردی جو اس معاملہ میں ہمارے ساتھ کسی افسر نے کی۔ وہ میرے مہربان Major D.C. Cook کمشنر آف دی کالونی نے کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس بارہ میں ایک اور رعایت جو ہمیں دی گئی۔ وہ قیمت کی ادائیگی کے واسطے سات آٹھ ماہ کا عرصہ ہے۔ اب دسمبر ۳۵ء میں ۲۵۰۰ پونڈ حکومت کو ادا کرنا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اس بارے میں ہماری مدد فرمائے۔

لیگوس کے احمدیوں کا اخلاص

میں لیگوس سے جنوری میں آنے والا تھا پھر مارچ میں ارادہ کیا۔ پھر اپریل میں ارادہ کیا۔ مگر بالآخر ۱۸ مئی کو وہاں سے چلا۔ اور اس تاخیر کا موجب صرف احباب کی محبت ہوتی رہی۔ ہر دفعہ جب میں روانگی کی تاریخ مقرر کرتا۔ تو وہ میرے مکان پر آ کر چیخنا چلانا شروع کر دیتے۔ اور مجھے سفر ملتوی کرنا پڑتا۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کے عوض میں انہیں اپنی محبت عنایت کرے۔ بالآخر ۱۸ مئی میں انہیں باچشم تر چھوڑ کر اور خود آنسو بہاتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوا۔ لیگوس سے چھ میل کے فاصلہ پر آپاپا نام جگہ سے جہاز روانہ ہوتا ہے احباب کا بڑا مجمع وہاں تک الوداع کہنے آیا اس دن سخت بارش ہو رہی تھی۔ مگر کسی نے اس کی پروا نہ کی۔ جب سے میں وہاں سے آیا ہوں۔ ہر ڈاک میں دو تین درجن خطوط وہاں سے آ جاتے ہیں۔ جن میں یہی درج ہوتا ہے۔ کہ میں جلدی وہاں پہنچوں۔ گولڈ کوسٹ پہنچنے پر مشن کے دو سیکرٹری صاحبان مسٹر یابین وجمال جانسن بندرگاہ ایکرا پر عاجز کے استقبال کے واسطے پہنچے ہوئے تھے۔ جہاز سے اترا ایکرا کے دوستوں سے ملا۔ اور اسی دن عاجز وہاں سے چل کر سالٹ پانڈ آ گیا۔

تحریک جدید اور کوئٹہ فنڈ میں حصہ

یہاں پہنچنے کے چند دن بعد ایک نزدیک کے مقام پر جلسہ کیا گیا۔ جس میں جماعت کے تمام افراد کو بلا کر ان سے ملاقات کی۔ اور تحریک جدید کے مطالبات جو اردو میں ہونے کی وجہ سے اب تک احباب کو نہیں سنائے جا سکے تھے۔ سنائے الحمد للہ دوستوں نے اس تحریک کے مختلف شعبوں میں حصہ لینے کے وعدے کئے جن میں سے بعض پورے ہونے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی کا اثر ہے۔ کہ ان لوگوں کے اندر اس قدر اخلاص ہے۔ لیگوس اور گولڈ کوسٹ کے احباب کے وعدے ملا کر گیارہ سو سے زائد کے ہو گئے ہیں۔ ایسا ہی کوئٹہ کے زلزلہ فنڈ میں بھی ایک سو سے اوپر رقم قادیان بھیجی جا چکی ہے۔

تعلیم و تربیت

جب سے میں یہاں آیا ہوں۔ مختلف جگہوں پر جلسے کئے گئے ہیں۔ جو تبلیغی اور تربیتی دونوں پہلوؤں پر حاوی ہوتے ہیں۔ جماعت کے متفرق دوست اپنے اپنے طور پر تبلیغ کا مقدس فریضہ بجا لاتے رہتے ہیں۔

مشن ہاؤس کی عمارت پر چھت پڑ چکی ہے۔ صرف اندر لکڑی کا کام باقی ہے۔ جو اس سال کے آخر تک انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔ سالٹ پانڈ سکول کا معائنہ خدا کے فضل سے بخیر و خوبی ختم ہو کر ہمیں نہایت اعلیٰ گرانٹ مل چکی ہے۔ ایک نیا سکول موضع ایجرافول میں امدادی لسٹ میں شامل کیا جا چکا ہے۔ فالحمد للہ۔ ایک اور سکول ہے۔ جس کے لئے ہم نے امداد کی درخواست دی ہوئی ہے۔ اس کا معائنہ ابھی تک نہیں ہوا۔ امید قوی ہے کہ اس کو بھی امداد حاصل ہو جائے گی۔

جملہ لوکل واعظین کو چھ ہفتے یہاں رکھ کر مختلف مسائل پر نوٹ لکھائے گئے۔ سارا سارا دن اور رات کے دس بجے تک بعض اوقات ہم سب مصروف رہے۔ امید ہے کہ اب وہ خدا کے فضل سے زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت نتائج پیدا کرے۔

اس صوبہ میں نئے کمشنر تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ ان سے ملنے کے لئے میں گیا۔ اور انہیں سکول کا معائنہ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ آئے اور ڈیڑھ گھنٹے کے قریب سکول میں ٹھہرے۔ نہایت غور سے اور دلچسپی کے ساتھ ہر ایک چیز کا معائنہ کیا۔ ان کے ساتھ سالٹ پانڈ کے نئے D.C. بھی تھے۔ دونوں نہایت خوش ہوئے۔ اور کمشنر صاحب نے رائے بک میں بہت اچھے ریمارک درج کئے۔

پبلک میں احمدیہ مشن کی وقعت

گذشتہ سال میں نے چند واقعات کا ذکر کیا تھا۔ جن سے ثابت کیا تھا۔ کہ یہاں کی پبلک اب خدا کے فضل سے ہمارے ساتھ تعلقات کو قائم کرنا اپنے لئے عزت کا باعث سمجھتی ہے

اور اپنی اس غلطی سے پشیماں ہو رہی ہے۔ کہ اتنا عرصہ اس نے ہم سے بے اعتنائی برتی چنانچہ گذشتہ سال دو لوکل چیف اپنے چیف بنائے جانے کے وقت دعا اور برکت کے لئے ہماری مسجد میں بھی لائے گئے۔

اس سال ایک اور اہم مثال اس قسم کی قائم ہوئی۔ اس جگہ ایک سوسائٹی ہے جس کا نام The Goldcoast aboriginies right protection society. ہے۔ یعنی اصلی باشندگان گولڈ کوسٹ کے حقوق کے تحفظ کی نگہداشت کرنے والی سوسائٹی اس سوسائٹی نے کئی بار اپنے ملک کے حقوق کی حفاظت ایسے رنگ میں کی ہے جو بہت ہی قابل تعریف ہے۔ دو تین بار اس غرض کے لئے اسے ولایت بھی ڈیپوٹیشن بھیجنے پڑے۔ اور لوکل گورنمنٹ کے بعض ایسے بل جو عام لوگوں کے مفاد کے لئے نقصان دہ تھے۔ اس سوسائٹی کی مساعی سے منسوخ کر دیئے گئے۔ اس دفعہ انہوں نے اپنی سالگرہ منائی۔ تو دعا اور نصائح حاصل کرنے ہمارے ہاں بھی آئے۔ میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے من قتل دون ماله فهو شهيد کی تشریح کرتے ہوئے ان کو بتلایا کہ دنیا کس طرح اسلام کے احکام کی بجا آوری کر رہی ہے۔ اس کا نہایت اچھا اثر ان لوگوں پر ہوا۔ اور بعد میں جا کر اس سوسائٹی کے سکرٹری نے مجھے چٹھی لکھی کہ ہمارے پاس آنے سے انہیں بے حد فائدہ حاصل ہوا۔ اور لیکچر کا خلاصہ بھی طلب کیا۔ سمجھدار طبقہ اب ہماری باتوں کو شوق سے سننے لگ گیا ہے۔ عیسائیت سے لوگ بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اسلام کی طرف ان کی آنکھیں لگ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لائے کہ اس کی مخلوق اسلام کے منور چہرہ کو دیکھے۔ اور اس سے نور حاصل کرے۔

احرار کی فتنہ انگیزی

ہندوستان میں جو حالات احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف پیدا کر رکھے ہیں بالخصوص مرکز احمدیت میں جس خباثت کا اظہار ان کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اس کے حالات اخبارات اور رنج کے خطوط میں پڑھ کر یہاں ہزاروں میلوں پر بیٹھے بھی سینہ و دل پر چھریاں چل رہی ہیں۔ آفرین ہے ہمارے قادیان اور ہندوستان کے احمدی بھائیوں کو کہ اس قدر اشتعال انگیز حالات میں بھی وہ حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت صبر اور استقامت سے کام لے رہے ہیں۔ احرار کی فتنہ اندازی کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ جو خاموشی سے آنکھیں بند کئے بیٹھی ہے۔ کاش وہ ایک وفادار اور باغی قوم کے درمیان فرق کر سکتی۔ اور کاش احرار اس بات کو یاد رکھتے کہ ؎

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

تازہ اخبارات سے حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب سلمہ پر ایک کمینے احراری کے قتل کی نیت سے حملہ کرنے کا حال پڑھ کر جو کیفیت دل کی ہوئی اس کا نقشہ الفاظ میں نہیں کھینچا جا سکتا۔

نومبایعین

ایام زیر رپورٹ میں ۱۷ افراد عاجز کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی غلامی میں داخل ہوئے

درخواست دعا

بالآخر میں اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور تمام احمدی احباب سے اس علاقہ کے سب احمدی بھائیوں اور بہنوں کے لئے۔ اور اپنے بیوی بچوں۔ والد صاحب۔ سسرال والوں۔ حقیقی اور نسبتی بھائیوں بہنوں اور دیگر سب رشتہ داروں کے واسطے اور اپنے واسطے دعا کی درخواست پر ختم کرتا ہوں۔

خاکسار:۔ فضل الرحمن حکیم مبلغ احمدیت اکرا۔ سالٹ پانڈ

مولوی محمد دین صاحب مرحوم

میرے والد مولوی محمد دین صاحب مرحوم آڑہ ضلع گجرات کے باشندے اور راجپوت جنجوعہ قوم سے تھے۔ جہاں تک مجھے علم ہے آپ نے ۱۹۰۱ء میں بذریعہ خط بیعت کی۔ اور جنوری ۱۹۰۳ء میں جہلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تجدید کی۔

آپ اپنے گاؤں میں امام مسجد تھے احمدیت کے اعلان پر مخالفت شروع ہو گئی مخالفین نے الگ امام کھڑا کر لیا۔ لیکن عوام آپ کے تقویٰ و طہارت کے قائل تھے۔ اس لئے ان میں سے بعض ان کی اقتدا میں نماز ادا کرتے رہے۔ جب مخالفت زیادہ ہوئی۔ تو آپ نے قرآن کریم باترجمہ پڑھ کر تبلیغ کرنے کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ روزانہ کھاریاں جا جا کر سبقاً سبقاً جناب مولوی فضل الدین صاحب مرحوم سے قرآن کریم باترجمہ ختم کیا۔ اور بجائے امامت کے کاشتکاری کا آبائی پیشہ اختیار کیا آپ کا شروع سے معمول تھا۔ کہ بلا ناغہ سحری کو اٹھتے اور مسجد میں جا کر تہجد پڑھتے۔ ہمیشہ متوکل رہے۔ شام اور صبح قرآن شریف کا درس دیتے۔

زمانہ مخالفت میں جناب مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں کا سایۂ عاطفت بہت غنیمت رہا۔ شدید مخالفت کا زمانہ گذرا۔ اور خداوند کریم نے مخالفین میں سے ایک ایک کو کیفر کردار تک پہنچایا اور خدا کے کرم سے آڑہ میں ایک مخلص جماعت پیدا ہو گئی تو احمدیہ جماعت نے مسجد کے ساتھ اور زمین خرید کر غیر احمدیوں کو دی اور مسجد احمدیہ الگ ہو گئی احمدی افراد بآرام نمازیں ادا کرنے لگے۔

آپ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح سے بہت عقیدت تھی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ کی بیعت سے مشرف ہوئے جب کوئی مشکل پیش آتی دعا کے لئے لکھتے

آپ صلح کل شیریں کلام اور نہایت سادہ مزاج تھے۔ انسانی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری تھی مسافروں اور یتیموں کی بالخصوص مدد کرتے اکثر اوقات دیکھا گیا۔ اپنی ضروریات کاٹ کر ان کی ضرورت مقدم سمجھتے۔ ہر تکلیف کے وقت گھر میں آپ کی ہدایت ہوتی کہ درود شریف اور استغفار بہت پڑھا کرو۔ گو کاشتکاری میں معمولی گذران ہوتی مگر یہی دعا کرتے کہ الٰہی اتنا دے کہ گذران ہو اور تو نہ بھولے قرض سے بہت ڈرتے۔ اشد تنگی میں اگر معمولی قرض لیتے تو عہد پر دینے کے لئے قرضخواہ کے پیچھے پیچھے پھرا کرتے۔

عمر کے آخری تین سال مرکزی تحریک کے سلسلہ میں جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم کی تقریر (جو جنوری ۱۹۲۷ء میں ہوئی) کو بذریعہ الفضل سن کر نیک تحریک سمجھ کر تجارت شروع کی۔ اور گاؤں کی ملحقہ سڑک کے کنارے سودا سلف کی دکان ڈالی اسے خوب چلایا۔ اور فرماتے کاش پہلے ادھر راغب ہوتا۔ حالانکہ پہلے اس سے بہت عار تھی۔ آپ کے رشتہ دار غیر احمدی تھے اور آپ کو کافر کہہ کر قطع تعلق کر چکے تھے۔ لیکن آپ وقتاً فوقتاً ان کے ہاں جا کر تبلیغ کرتے۔

آپ ستمبر ۱۹۳۵ء کے آخری ایام میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہوئے۔ آپ کو یقین ہو گیا۔ اب میں صحت یاب نہیں ہوں گا آپ کا تجارتی کاروبار تھا۔ لہذا بیمار ہوتے ہی گاؤں کا چکر لگایا۔ اور لین دین کا حساب بے باق کیا اپنی تھوڑی رقم جو وصول کے قابل تھی۔ وہ نوٹ کی۔ دینے والی تمام صاف کر دی۔ اور سترہ دن بیمار رہ کر ۵-۶ اکتوبر کی درمیانی رات تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ۔ ایک لڑکا (خاکسار) اور دو لڑکیاں ہیں ایک لڑکی شادی شدہ ہے اور (خاکسار) ڈی۔ بی مڈل سکول جوڑہ میں مدرس ہے۔ خاکسار:۔ عبد اللہ۔

دُنیا کے اقتصادی مسائل کا حل

بین الاقوامی پالیمنٹری کمرشل کانفرنس لنڈن کا اہم اجلاس

ماہرین علم الاقتصاد جانتے ہیں۔ کہ اس وقت دنیا کے تمام ملک خواہ وہ مغرب کے ہوں یا مشرق کے نہایت نازک اقتصادی دور میں سے گذر رہے ہیں۔ یہ ہمہ گیر اقتصادی ادبار اپنی وسعت اور شدت کے لحاظ سے تمام ملکوں کی توجہات کا مرکز بنا ہوا ہے اور آئے دن دول عالم کے مدبرین کرنسی تجارت اور دیگر اقتصادی معاملات کے متعلق غور و خوض کرتے رہتے ہیں۔

حال ہی میں ایک بین الاقوامی کمرشل کانفرنس لنڈن میں منعقد ہوئی جس میں مختلف ممالک کے نمائندوں نے انہی مسائل کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کانفرنس کی مختصر روئداد اخبار برمنگھم پوسٹ ۱۲ اکتوبر ۳۵ء میں شائع ہوئی ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ بین الاقوامی پارلیمنٹری کانفرنس کا بیسواں اجلاس دار الامراء کی رائل گیلری میں منعقد ہوا۔ اکتیس مختلف ممالک کے دو سو پچاس نمائندے شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر مسٹر نیویل چیمبرلین چانسلر سرکاری خزانہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اگرچہ مجھے توقع ہے۔ کہ انجام کار طلائی معیار قائم ہو جائیگا۔ لیکن میرے خیال میں اس وقت حالات ایسے موافق نہیں۔ کہ ہم اس تلخ امتحان میں پڑ جائیں۔ موجودہ وقت میں جبکہ یورپ کی اقتصادی حالت نہایت نازک صورت اختیار کر رہی ہے۔ امتحانی طور پر بھی استحکام کرنسی کے لئے ایسا قدم اٹھانا بعید از قیاس ہے۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ گذشتہ چند سال سے بین الاقوامی تجارت میں جو مایوس کن اور افسوسناک کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کی کوئی ایک مخصوص وجہ نہیں۔ بلکہ اس کے کئی وجوہ ہیں۔ جو کرنسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ اقتصادی۔ سیاسی۔ مالی اور ذہنی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ کوئی خاص واقعہ ہماری ان مشکلات کا موجب بنا ہے۔ نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ابھی تک ہماری مشکلات کے آثار ہی نمودار ہوئے ہیں۔ تاہم میں سمجھتا ہوں کہ اس مشکل دور میں ہمیں بہت سے سبق حاصل ہوئے ہیں اور اہل عالم باوجود اختلاف آراء کے اس وقت جنگ عظیم سے لے کر اب تک ہر موقع کی نسبت اس بارے میں زیادہ متفق ہیں۔ آج سے ۹ سال پہلے یعنی گذشتہ کانفرنس کے وقت باہمی ملکی اعتماد اور خوش اعتقادی کی وہ فضا جو ہماری خوشحالی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس قدر امید افزا نہیں تھی۔ جس قدر اب ہے۔

ہم اس بات پر حیران نہیں۔ کہ اقتصادی حالت ابھی تک بحال نہیں ہوئی۔ بلکہ حیرانی اس امر پر ہے۔ کہ دُنیا اس نکبت سے نکلنے کے لئے اندھا دھند ہر طرف ہاتھ پاؤں مار رہی ہے گذشتہ نو سال کے عرصہ میں جبکہ ہماری رہنمائی کے لئے کوئی سابقہ طریق کار نہ تھا ہم میں سے ہر ایک آزمائشوں میں پڑنے اور غلطیاں کرنے میں مصروف رہا۔ اور بعض مواقع پر ہم سے ایسی خطائیں سرزد ہوئی ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم اپنی منزل مقصود سے نزدیک ہونے کی بجائے بہت دور جا پڑتے رہے"۔

کانفرنس کے اجلاس میں ملک معظم کی جانب سے لارڈ ہیلشم نے ایک پیغام پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ اس وقت جبکہ اقتصادی بدحالی کے دور ہونے کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ آپ کا اجلاس ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور یہ اس امر کی وضاحت کرتا ہے۔ کہ خوشحالی علیحدگی سے نہیں۔ بلکہ اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور ہر ملک کا فائدہ تمام ممالک کی بہبودی کے ساتھ وابستہ ہے۔ میں خوش ہوں۔ کہ ہماری پارلیمنٹ کے ہال میں اس قدر پارلیمنٹوں کے نمائندے جمع ہوئے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ کی مساعی اور دماغی کاوشیں نتیجہ خیز ہونگی۔ اور آپ میری مملکت کے اس سفر سے خوش ہونگے۔

اس کے بعد لارڈ ہیلشم نے اپنی تقریر شروع کی۔ جس میں کہا۔ ہم جنگ کی مذمت کرتے ہیں۔ اس کے نقصانات اور نامعقولیت کا اقرار کرتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہم اقتصادی جنگوں کی اسی طرح مذمت نہ کریں۔ ہم اس وقت ان ناقابل تغییر قوانین قدرت سے دوچار ہیں۔ جو ابتدائے آفرینش سے ہمارے لئے چلے آ رہے ہیں۔ اور جو کسی صورت میں بھی نظر تغافل نہیں کئے جا سکتے۔ اقوام عالم کی موجودہ بدحالی اجناس کی قیمتوں میں بے حد کمی کی وجہ سے رونما ہوئی ہے۔ تمام دُنیا میں قیمتیں گر گئی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قرضخواہ ممالک نے تمام دُنیا میں سونے کی مقدار پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس قرض کے عوض اشیا یا خدمات لینے سے بالکل انکار کر دیا ہے۔ اگر موجودہ مشکلات کا ازالہ کرنا مقصود ہے۔ تو ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ منصفانہ اور مشفقانہ برتاؤ کرنا چاہیئے اور ہماری حرکات و سکنات کو پوری پوری آزادی حاصل ہونی چاہئے۔ ہمیں تبادلہ سکہ جات کی نگرانی اور کرنسی کی اجارہ داری کے بد اثرات کا ازالہ کرنا چاہئے۔ اور سب سے بڑھکر ہمیں اس بات پر کامل اتفاق کرنا چاہئے۔ کہ ہم جو کچھ خریدیں۔ اس کی قیمت ادا کریں!

مسٹر البرٹ ڈی ویز ڈیلینیس منسٹر بلجیم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے موجودہ مشکلات کا حل اسی میں ہے۔ کہ ہم باہمی صلح و مودت کے لئے پوری طرح کوشاں ہوں۔ کیونکہ یورپ کی ایک ہی جنگ تہذیب دُنیا کے لئے ناقابل تلافی حادثہ ثابت ہوگی۔

ایم جارجز لیرڈو فرانسیسی مندوبین کے صدر نے کہا۔ فرانس دُنیا کے اقتصادی ادبار کو خوشحالی میں تبدیل کرنے کے لئے اسی ایک اصل کا حامی و مؤید ہے۔ کہ امنِ عالم کو قائم رکھا جائے۔

جاپانی نمائندوں کے پریذیڈنٹ کونٹ کیاچا نے اپنی تقریر میں کہا۔ دُنیا میں مختلف اقوام کی اقتصادی خوشحالی کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ دوسرے ممالک جاپانی مال کے نکاس کو روکنے کی کوشش نہ کریں۔ جاپان کی تجارت برآمد کا تریپن فیصدی حصہ ایشیائی ممالک کو جاتا ہے۔ اور جاپانی اشیاء کی سب سے زیادہ مانگ ان ممالک میں ہے۔ جن کی قوت خرید بہت کمزور ہے۔ اس لئے جاپانی اشیاء کی درآمد کو روکنے کے لئے رکاوٹیں قائم کرنا ان لوگوں کو انتہائی مشکلات میں ڈالنا ہے۔ جن کی اقتصادی اور تمدنی ترقی کی رفتار باقی دُنیا کے دوش بدوش نہیں۔

مختلف ممالک کے نمائندوں کی تقریروں سے ظاہر ہے۔ کہ ہر حکومت صلح اور امن باہمی اتحاد اور اعتماد کی متمنی ہے۔ اور جنگ و جدال کو تباہی و بربادی کا موجب سمجھتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ ہر ایک وہ حکومت جسے اپنی قوت اور ساز و سامان پر گھمنڈ ہے۔ جنگ کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے؛

مباہلین میں شامل ہونے کیلئے درخواست

بخدمت اقدس امامنا و سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ نہایت صدق دل و شرح صدر سے اور نہایت عجز سے ملتمس ہوں کہ بندہ اور میری دونوں بیویوں کا نام درج فہرست مباہلہ فرمائیں۔

میں خداوند کریم کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں۔ کہ گو احمدیت سے پیشتر میں مسلمان تھا۔ مگر بالکل آزاد تھا کسی قسم کی پابندی گوارا نہ کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور آپ کی شان پورے طور پر معلوم نہ تھی۔ اور نہ خداوند کریم کے متعلق معرفت تھی۔ خدا تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے بہت پردوں میں چھپے ہوئے تھے۔ اس باعث سب جرم آزادی سے کرتے تھے۔ اب بفضل خدا اور بوجہ بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ آپ کے ہاتھ پر کی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیحد اور بے اندازہ بلند مرتبہ اور عزت دیکھی جس کا قیاس لانا بھی ممکن نہیں۔ میں پھر خداوند کریم کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں۔ کہ ہمارے ساتھ خداوند کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ معاملہ ہے۔ کہ چار پانچ ہزار سے زائد رویا دکھائے ہیں۔ جن میں کئی ایک کی تصدیق بڑے بڑے برٹش افسر اور سول والے مثلاً نواب صاحبزادہ عبدالقیوم خانصاحب بہادر کر چکے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ میرے پہلے حالات کیا تھے۔ اب بیعت مسیح موعود علیہ السلام میں آکر کیا ہو گئے۔ [illegible]

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ روم سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ اطالوی آج صبح شہر آکسم میں داخل ہو گئے ہیں۔

روما ۱۵ اکتوبر۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اطالوی فوج اور سمالی لینڈ کا ایک قبیلہ حبشہ کے جنوب مشرقی کونے پر جہاں اطالوی اور برطانوی سمالی لینڈ کی حدود آپس میں ملتی ہیں۔ آپس میں برسرپیکار ہیں۔ اور برطانی سمالی لینڈ کا ایک قبیلہ اٹلی کے حریف کی طرفداری کر رہا ہے۔ جانبین کے بہت سے آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ اٹلی کے خلاف مالی پابندیاں جنہیں پچاس ممبران کی تعاونی کمیٹی منظور کر چکی ہے۔ آج سے عمل پذیر ہو گئی ہیں۔ اقتصادی پابندیوں کی تجاویز ابھی کمیٹی سٹیج سے باہر نہیں آئیں۔ لیکن امید کی جاتی ہے۔ کہ اس ہفتہ کے اختتام پر وہ مکمل ہو جائیں گی۔ اس اثنا میں مشروط طور پر اٹلی کی بعض اہم اشیاء کی برآمد کا بائیکاٹ کر دیا جائے گا۔

روما ۱۵ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تین اطالوی ہوائی جہاز جنوبی کمیل سے پرواز کر کے واپس آ رہے تھے کہ انہوں نے ابی سینیا کے ایک بارود کے ذخیرہ پر بم پھینکے حبشی افواج نے ان پر گولیاں چلائیں۔ اڈوا کے اطالوی حلقوں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گوجن کے سردار کے خلاف بغاوت شروع ہو گئی ہے۔

قاہرہ ۱۵ اکتوبر۔ ڈیلی ٹیلی گراف کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ سائینور مسولینی برطانیہ کی عملی تدابیر کا مقابلہ کرنے سے غافل نہیں ہے۔ اس نے طرابلس میں اطالوی فوجیں جمع کر لی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی کے ۷۰ ہزار فوجی اور ۳۷۵ ہوائی جہاز طرابلس میں موجود ہیں۔

عدیس آبابا۔ ۱۵ اکتوبر۔ ایریٹریا کے بادشنہ قبیلہ میں بغاوت کے آثار نمودار ہو جانے کی وجہ سے اطالوی حلقوں میں بے چینی پھیل گئی ہے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ فرانسیسی ریلوے ملازمین کی یونین کی کمیٹی نے ممبران کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اٹلی کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور اٹلی کا کوئی سامان گاڑیوں میں نہ لے جائیں۔

روما ۱۵ اکتوبر۔ اٹلی کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ گذشتہ تیرہ سال سے اٹلی نے کبھی غیر ممالک سے قرضہ نہیں لیا۔ اور اسے اب بھی قرضہ کی ضرورت نہیں

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

ٹریونڈرم ۱۵ اکتوبر۔ ریاست ٹراونکور کے وزیر اعظم نے بچپن کی شادی کے انسداد کے لئے ٹراونکور لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک پرائیویٹ بل پیش کئے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ بل برطانوی ہندوستان کے شاردا ایکٹ کی طرز پر مرتب کیا گیا ہے

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب اور نوابزادہ خورشید علی خان صاحب سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس پارلیمنٹری مجلس اعلان کرتے ہیں۔ کہ پارلیمنٹری مجلس کا ایک اجلاس ۲۱ اکتوبر کو بدایوں ڈیولی میں منعقد ہوگا جو نواب اوف چھتاری اس کی صدارت کریں گے اور نئی اصلاحات کے ماتحت آئندہ صوبائی انتخابات پر غور و خوض کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۵ اکتوبر۔ چاندنی چوک دہلی کی سنہری مسجد کے گنبد سے پانچ ہزار روپے کا سونا اتار لیا گیا ہے۔ لیکن چور کا تا حال سراغ نہیں لگایا جا سکا۔

مدراس ۱۵ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ نئی اصلاحات کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے سوال اور ریاستی رعایا کی طرف کانگرس کے رویہ پر غور و خوض کیا گیا۔ اول الذکر مسئلہ کے متعلق ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سوال کو لکھنؤ کانگرس کے اجلاس پر چھوڑ دیا جائے گا۔

کراچی ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک گورہ رجمنٹ مصر کو روانہ کی جا رہی ہے۔ یہ رجمنٹ وہاں پانچ سال تک رہیگی

بمبئی ۱۵ اکتوبر۔ ناسک میں ڈاکٹر امبیدکر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "ہمارا یقین ہے کہ ہندو مذہب ہمارے لئے اچھا نہیں اس کی وجہ عدم مساوات ہے۔ ہندو دھرم کے عقاید ایسے ہیں کہ ہریجن اس مذہب میں رہ کر ترقی نہیں کر سکتے میں نے تبدیلی مذہب کا مصمم ارادہ کر لیا ہے باقی ہریجن کریں یا نہ کریں"

واردھا ۱۵ اکتوبر۔ گاندھی جی نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ "بعض مقامات میں جو مظالم ہریجنوں پر روا رکھے گئے ہیں ان پر ڈاکٹر امبیدکر اگر ناراض ہوں۔ تو بجا ہے۔ لیکن مذہب کوئی مکان یا لباس نہیں۔ کہ حسب مرضی تبدیل کیا جا سکے تبدیلئ مذہب سے ان کا منشا تو مقصود پورا نہیں ہوگا"

الہ آباد بہرائچ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ دریائے راپتی میں ایک کشتی الٹ جانے سے پندرہ مسافر ڈوب گئے

احمد آباد ۱۵ اکتوبر۔ بڑودہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک مزدور کے سر سے بارود کا صندوق گر پڑنے کی وجہ سے زبردست دھماکا ہوا۔ تین آدمی ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔

امرتسر ۱۵ اکتوبر۔ سردار گورکھ سنگھ جنرل سیکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ایک اعلان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ سکھ مسجد شہید گنج کی جگہ مسلمانوں کو دینے کے لئے تیار نہیں۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی یہ بات واضح کر دینا چاہتی ہے۔ کہ جگہ کی ملکیت کا مسئلہ طے شدہ ہے۔ اور ملکیت کسی کو نہ دی جائے گی۔

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ سردار منگل سنگھ ایم ایل اے نے سکھوں کی طرف سے شاہ حبشہ کو ایک خط لکھا تھا۔ جس میں اہل حبشہ سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں شاہ حبشہ کی طرف سے انہیں شکریہ کی اطلاع دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ برطانیہ کی ایک کان میں ۱۵۰ مزدوروں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ کیونکہ کان کے مالکوں نے اسّی مزدوروں کو جو کہ مزدوروں کی یونین سے غیر متعلق تھے برخاست کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ان بھوک ہڑتال کرنے والوں سے ہمدردی کے طور پر ایک اور کان کے آٹھ سو مزدوروں نے بھی ہڑتال کر دی ہے۔

پونا ۱۵ اکتوبر۔ آج بمبئی لیجسلیٹو کونسل میں سپیشل ایمرجنسی پاورز بل دوسری خواندگی کے لئے پیش ہوا۔ ترامیم کی تمام تحریکیں گر گئیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی